بیک وقت تین زبانوں (اردو، انگلش اور گجراتی) میں شائع ہونے والے کثیر الاشاعت میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضامین سے انتخاب

امامِ مسجد
کو کیسا ہونا چاہئے؟

پیش کش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوت اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)" زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی دینی، دُنیاوی، شرعی، اَخلاقی، نفسیاتی، معاشرتی، معاشی، اِنفرادی اور اجتماعی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مہینے اوسطاً 25 سے زائد موضوعات پر کم و بیش 40 مضامین شائع کرتا ہے۔ چنانچہ تفسیر، شرح حدیث، فقہی مسائل کا حل، بچوں کی کہانیاں، سماجی موضوعات پر اصلاحی مضامین، تاجروں کیلئے شرعی رہنمائی، خواتین کیلئے شرعی راہنمائی و دیگر خصوصی موضوعات، بُزرگانِ دین کی سیرت، دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں وغیرہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ہر شمارے کی زینت ہوتی ہیں۔ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنے آغاز ربیع الآخر 1438ھ سے تادمِ تحریر (ذوالحجۃ الحرام 1441ھ تک) کم و بیش 2966 صفحات پر 1240 سے زائد مضامین شائع کرچکا ہے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں سلسلہ "کیسا ہونا چاہئے؟" کے تحت شائع ہونے والا قسط وار مضمون "امام مسجد کو کیسا ہونا چاہئے" کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں زندگی کے دیگر شعبہ جات سے تعلق رکھنے والوں کے ساتھ ساتھ امام صاحبان کے لئے بھی بہت ہی مفید اور کارآمد مضامین شامل ہوتے ہیں، بالخصوص سلسلہ "فریاد"، "مدنی مذاکرے کے سوال جواب"، "ہماری کمزوریاں"، "کتابِ زندگی"، "کیسا ہونا چاہئے؟" اور "آخر درست کیا ہے؟" تو ہر امام صاحب کو ضرور پڑھنا چاہئے۔

ناظم الامور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"
راشد علی عطاری مدنی
28 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ

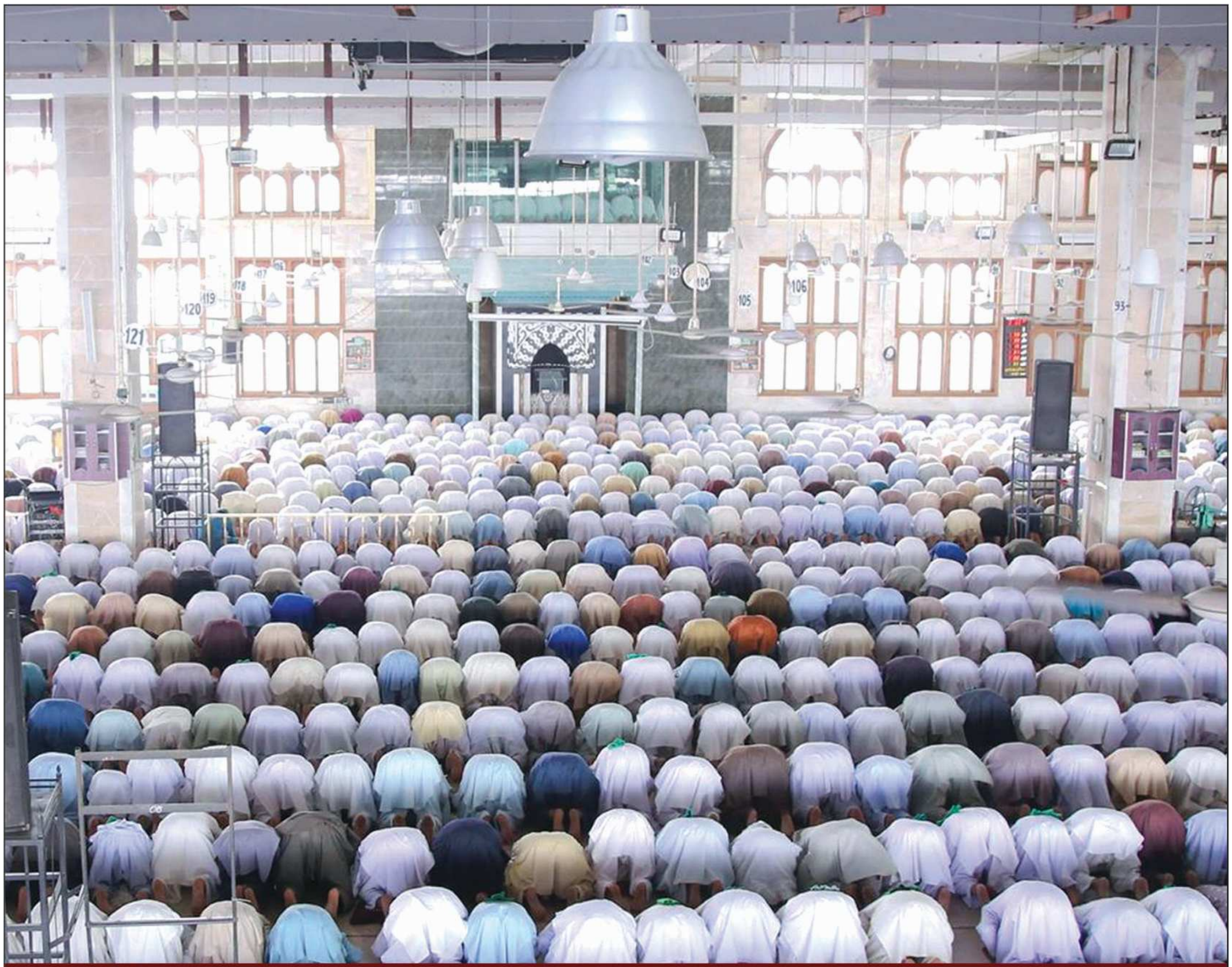

راشد علی عطاری مدنی*

امام مسجد کو کیسا ہونا چاہئے؟

اِمامت کی فضیلت و عظمت اس سے بڑھ کر کیا بیان کی جائے کہ یہ وہ مَنْصَب ہے جسے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اَجمعین نے نبھایا اور اس کے لئے بہترین اَفراد کو منتخب کیا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: روزِ قِیامت تین شخص کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے (ان میں سے) ایک وہ شخص جو قوم کا اِمام رہا اور وہ (یعنی قوم کے لوگ) اس سے راضی تھے۔ (ترمذی، 3/397، حدیث: 1993) ایک روایت میں ہے کہ اِمام کو اس قدر اَجر ملے گا جس قدر اس کے پیچھے نَماز ادا کرنے والے سب مقتدیوں کو ملے گا۔ (نسائی، ص112، حدیث: 643)

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ہر شخص امام نہیں بن سکتا چند شرائط تو وہ ہیں جن کا شرعاً پایا جانا لازم ہے جبکہ بہت سے اَوصاف اور کئی خلافِ مُرَوَّت باتوں سے اِجتناب منصبِ امامت کا اَوَّلین تقاضا ہے۔

امامت کی شرائط یہ ہیں:

1. مسلمان ہونا
2. بالغ ہونا
3. عاقِل ہونا
4. مرد ہونا
5. قِراءَت صحیح ہونا
6. شرعی معذور نہ ہونا (مزید تفصیل کے لئے اسلامی احکام کی عظیم کتاب بہارِ شریعت جلد 1، حصّہ 3، صفحہ 561 تا 575 کا مطالعہ کیجئے۔)

امام نمازِ باجماعت میں بندے اور خالق کے درمیان واسطہ ہوا کرتا ہے، واسطہ جس قدر قَوی (یعنی مضبوط) ہوگا اسی قدر مفید ہوگا۔ یہاں ہم اپنے اس مضمون میں ایک مثالی امام کے اوصاف کو 4 حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

1. امام صاحب اور کِردار وگفتار
2. امام صاحب اور دَرْس وبیان
3. مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار
4. امام صاحب کا اہلِ علاقہ اور مسجد انتظامیہ کے ساتھ انداز

امام صاحب اور کردار و گفتار

تقوٰی و پرہیز گاری کے بارے میں صرف پڑھ سُن لینا یا پھر بیان کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ عمل بھی ضروری ہے اور تقوٰی تو ہر مؤمن کا وَصفِ عظیم ہے لہٰذا ایک امام کو تو بدرجۂ اولیٰ اس وصف کو اپنانا چاہئے کہ یہ نَمازوں کی قبولیت کا اہم ذریعہ بھی ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری نَمازیں قبول ہوں تو تمہارے بھلے لوگ تمہارے امام ہونے چاہئیں۔

(مستدرک للحاکم، 4/237، حدیث:5034)

نَماز کی امامت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نِیابَت (یعنی نائب ہونے) کا ایک حصہ ہے، چونکہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام اوصافِ حمیدہ کے جامع ہیں اس لئے امام کو بھی چاہئے کہ عمدہ اوصاف کو اپنانے کی کوشش کرے اور بُری عادتوں سے بچے، عوامُ النّاس امام صاحب کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتے ہیں کہ وہ ہم سے زیادہ نیک

ہیں، ائمۂ کرام کی ذمّہ داری ہے کہ اس اعتماد کو کمزور ہونے سے محفوظ رکھیں، بالخصوص ایسے معاملات جن کی وجہ سے نَماز کی ادائیگی پر فرق پڑتا ہو، ان سے بچنا تو بہت ضروری ہے، جیسے علانیہ فِسق و فجور والے کام کرنا مثلاً داڑھی کو ایک مٹھی سے کم کروانا، سرِعام گالی گلوچ کرنا وغیرہ۔ نیز اپنے ظاہر و باطن، خلوت و جلوت کو ایک جیسا بنائے۔

❁ امام صاحب کو ایسی عادات اور باتوں سے اِجتناب کرنا چاہئے جو مروّت کے خلاف تصور کی جاتی ہیں، جیسے راستے میں عامیانہ طریقے سے کھانا، عوامی مقامات پر روڈ کنارے اِسْتِنجاء کرنا، گٹکا اور سگریٹ نوشی، ہر دوسرے شخص سے اُدھار مانگنا وغیرہ۔

❁ لَین دَین اور کاروبار کے معاملات ہر انسان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، یوں تو کسی کے لئے بھی ناجائز یا دھوکا دہی پر مشتمل کاروبار کرنا جائز نہیں ہے اور لین دین کے معاملات میں فراڈ کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے، لیکن امام صاحب کا ایسے ناجائز معاملات سے دور رہنا بہت زیادہ ضروری ہے کیونکہ امام صاحب ایک دینی تشخص رکھتے ہیں اور عام مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہوتے ہیں، امام صاحب کے غلط کاروبار یا لین دین کے معاملات میں غلط راہ چلنے کی صورت میں یا تو لوگ عُلَما سے بدظن ہوں گے یا پھر جائز سمجھ کر خود بھی غلط راہ چلیں گے، اس لئے چاہئے کہ امام صاحب کوئی بھی سببِ تہمت بننے والا کام نہ کریں اور نہ ہی اُدھار اور قرض وغیرہ کے لین دین میں نامناسب انداز اختیار کریں۔

❁ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے اہلِ خانہ کی دینی تربیت کا خاص اہتمام کرے، لیکن ایک امام مسجد کو اس حوالے سے بھی بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، امام صاحب

کی اَہلیہ اور بچّوں کا دینی سانچے میں ڈھلا ہونا اور بداَخلاقی والے تمام معاملات سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کرنا بھی ضروری ہے، تاکہ امام صاحب کو نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں کسی رُکاوٹ کا سامنا نہ ہو۔

❁ اندازِ گفتگو اور بول چال ایک انسان کی شخصیت کی پہچان ہوتی ہے، امام صاحب کو چاہئے کہ بدکلامی، گالی گلوچ، جُھوٹ، غِیبت اور چُغلی سے بہت دور رہے، اسی طرح بولنے میں نرمی، محبت اور اپنائیت کا اظہار کرے۔

❁ امام صاحب کا لباس اور رَہن سَہن بھی نَمازیوں اور اہلِ علاقہ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے، اس لئے امام صاحب کو طرزِ زندگی بھی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جیسا ہی اپنانا چاہئے اور اسی میں عزّت ہے، لباس میں سادگی بھی ہو، وقار بھی ہو اور صفائی بھی۔ زَرق بَرق اور قِسم قسم کی تَراش خَراش والے فیشن ایبل کپڑے پہننے سے چند جوان اور شوخ طبع نَمازیوں کی واہ واتو مل جائے گی لیکن سنجیدہ لوگوں کی نظر میں امام صاحب قابلِ قدر حیثیت نہ بناسکیں گے۔ یہی دیکھ لیں کہ زَرق بَرق لباس پہنے ہوئے امام صاحب، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سادگی کا بیان کس طرح کریں گے۔ امام صاحب کو چاہئے کہ حتی الامکان عزّت کا تاج عمامہ شریف سر پر سجائے رکھیں۔

❁ بعض ائمہ حضرات کی عادت ہوتی ہے کہ کوئی بھی چیز منگوانی ہو توکسی کو بھی روک کر بول دیتے ہیں کہ "فلاں سے بولو، امام صاحب یہ چیز منگوا رہے ہیں"، اس عادت سے بچنا چاہئے کہ بعض شریر لوگ امام صاحب کا نام استعمال کرکے اپنے مطلب نکالنا شروع کردیتے ہیں جبکہ بدنامی امام صاحب کی ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

❁ سوشل میڈیا، اسمارٹ فونز اور انٹرنیٹ کا دور ہے، کئی امام صاحبان بھی سوشل

میڈیا استعمال کرتے ہیں، یاد رکھئے! سوشل میڈیا ایک ایسا پلیٹ فارم ہے کہ آپ کا ایک کِلک یا لکھا ہوا ایک جملہ لمحہ بھر میں لاکھوں اپنوں اور بیگانوں تک پہنچ جاتا ہے، اس لئے اولاً تو سوشل میڈیا سے دوری ہی اختیار کیجئے اور اگر استعمال کرنا بھی ہو تو صرف دینی کام کے لئے استعمال کیجئے، سوشل میڈیا پر جاری سیاسی و غیر سیاسی کسی طرح کی ابحاث کا حصّہ نہ بنئے، سُوال دَرْ سوال، اعتراض در اعتراض سوشل میڈیا پر موجود آپ کے مقتدیوں اور اہلِ علاقہ کو آپ سے متنفر بھی کر سکتا ہے۔ احتیاط بس احتیاط!!

❁ آج ہمارے معاشرے میں بد نگاہی کا فتنہ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ عوام و خواص اس میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بد نگاہی ابلیس کا زہر آلود تیر ہے، اس کے ذریعہ وہ بہت سے دِین دار اور شریعت کے پابند مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور اس کے اَخلاق و کردار پر مَنفی اثر ڈالتا ہے، امام مسجد کو چاہئے کہ شیطان کے اس مہلک ہتھیار سے بہت ہوشیار رہے، مساجِد میں بسا اوقات خواتین بچّوں کو دَم کروانے یا بچّوں کا نام رکھوانے وغیرہ کے لئے آجاتی ہیں یا بعض لوگ ایصالِ ثواب کے لئے امام صاحب کو گھر پر بلاتے ہیں، ایسے میں امام صاحب کو چاہئے کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں اور اگر کسی گھر میں فاتحہ خوانی کے لئے جائیں تو ہمیشہ اس گھر کے مرد کے ساتھ ہی جائیں۔

امام صاحب اور درس و بیان

❁امام صاحب کو چاہئے کہ جمعہ کے علاوہ بھی موقع بموقع درس و بیان کا سلسلہ جاری رکھیں بالخصوص طہارت، نماز اور مہینوں کے اعتبار سے معلومات و عقائد کے حوالے سے درس دیتے رہنا چاہئے، کبھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو بعدِ سلام وجہ اور مسئلہ آسان انداز میں سمجھا کر بیان کر دینا چاہئے نیز جس وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوا اس موقع پر لقمہ دینا ہے یا نہیں؟ یہ بھی سمجھا دینا چاہئے۔ ربیعُ الاول میں سیرت و شانِ مصطفٰے کا بیان، ربیعُ الآخر میں حُضور غوثِ اعظم اور دیگر اولیا کا ذِکْر، رَمَضان میں روزوں کے مسائل، عیدین کے قریب عید کے مسائل الغرض جیسے دن چل رہے ہوں ویسے ہی موضوعات پر درس و بیان کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔

❁امامت جیسے عظیم و اہم منصب میں علم و معلومات کی فراوانی بہت ضروری و مفید ہے، نماز کے فرائض، واجبات، سنتوں، مکروہات اور مُفسِدات کے ساتھ ساتھ طہارت، اخلاقیات، سیرت، ذکرِ اسلاف، قراٰن و حدیث اور بقدرِ ضرورت فقہی

مسائل کی معلومات منصبِ امامت کا تقاضا ہیں۔ جیسا کہ سجدۂ سہو کب کب واجب ہوتا ہے؟ لقمہ کے اہم مسائل، نماز کن کن صورتوں میں ٹوٹ جاتی ہے؟ اس لئے امام صاحبان کو چاہئے کہ کتب بینی و مطالعہ کو اپنی عادت اور روزمرہ کی مصروفیات کا لازمی حصہ بنائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃُ المدینہ کی دیگر کتب کے ساتھ ساتھ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" مختلف عنوانات کو ایک ہی جگہ پڑھنے کا بہترین ذریعہ ہے، اس میں ہر ماہ 40 سے زائد اہم علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مضامین شامل ہوتے ہیں، جن میں تفسیر، حدیث کی شرح، عقائد، فتاویٰ جات، تجارت و لین دین کے جدید مسائل، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، صحابۂ کرام اور بُزرُگانِ دین کی سیرت و تعارف، صالحات کا تعارف، بچّوں کی تربیت کے مضامین، خواتین کے لئے بہت ہی مفید مضامین کے ساتھ ساتھ دیگر اہم مضامین شامل ہوتے ہیں۔

✽ پیارے امام صاحبان! ہمیشہ یاد رکھئے کہ مقتدی بڑی امید سے امام صاحب سے سوال پوچھتے ہیں، آپ کو چاہئے کہ لوگوں کے سوالات کا مناسب انداز میں جواب دیں، نہ تو خود پر یہ لازم کریں کہ ہر ہر سوال کا جواب دینا ہی دینا ہے اور نہ ہی ہر سوال کے جواب میں ”لَا اَدْرِی یعنی میں نہیں جانتا“ کہنے کو اپنا وظیفہ بنالیں، جو معلوم ہو اس کا مناسب جواب دیں اور جو نہ پتا ہو اس کے بارے میں سیکھیں، معلوم کریں، مطالعہ کریں اور اگلے وقت میں جواب دے دیں، یہ انداز جہاں امام صاحب کے علم میں اضافہ کا سبب بنے گا وہیں اندازے سے جواب دینے سے بچائے گا اور لوگوں کی نظر میں عزّت بڑھائے گا۔ ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب امام صاحب ہر بات پر ”معلوم نہیں، میں نہیں جانتا، پتا نہیں“ جیسے الفاظ کہتے ہیں تو لوگوں کی امیدیں ٹوٹ جاتی ہیں، ہو سکے تو کبھی بھی کسی کو اندھیرے میں نہ چھوڑیں کوئی نہ کوئی مناسب جواب اور راستہ بتادیں، اسے ایک مثال سے سمجھئے: کسی نے امام صاحب سے پوچھا کہ ”کاتبینِ وحی (وحی لکھنے والوں) کی تعداد کتنی ہے اور نام کیا کیا ہیں؟“ اس سوال کے جواب چار طرح ہو سکتے ہیں: 1 معلوم نہیں 2 تفصیل تو یاد نہیں البتہ آپ سیرت کی کتاب مدارج النبوۃ مترجم یا سیرتِ مصطفٰی میں دیکھ لیں اس میں لکھے ہوئے ہیں 3 ابھی یاد نہیں کتاب سے دیکھ کر شام میں یا کل بتاتا ہوں 4 مکمل تفصیل بتادی جائے۔ چوتھا جواب اگرچہ احسن ہے لیکن مشکل ہے، جبکہ دوسرا اور تیسرا جواب بہت مناسب ہے، کم از کم ہر امام کو اس انداز پر تو لازمی ہونا چاہئے۔

✽ کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی مخالف پر اعتراض کرنے، اپنے موقف کی تائید لینے یا اپنا کوئی مذموم مقصد پورا کرنے کے لئے امام صاحب سے گُھما

پھر اکر سوال کرتے ہیں، امام صاحب کو اس حوالے سے بیدار مغز ہونا چاہئے کہ علاقے یا ملک میں چلنے والے اختلافات وغیرہ سے کچھ نا کچھ آگاہ رہیں تاکہ رائے کے اظہار میں محتاط رہ سکیں۔ سیاسی شخصیات کے بارے میں پوچھے گئے سوالات کے جواب دینے سے پرہیز کریں، ایک نمازی کسی دوسرے نمازی کے بارے میں اعتراضانہ بات کرے تو ہاں میں ہاں نہ ملائیں، سابقہ امام یا کمیٹی کے بارے میں یا موجودہ کمیٹی کے بارے میں کسی بھی اعتراض یا چال کا حصہ نہ بنیں، کوئی اعتراض کرے تو جھڑکنے کے بجائے پیار سے جواب دے، بے جا اعتراض ہو تو مناسب انداز سے بات کو ٹال دے۔ مؤذن، خادم اور مسجد کے دیگر عملے کے بارے میں بھی کسی اختلاف کا حصہ نہ بنیں۔

❁ کبھی کوئی کسی سنی عالم یا سابقہ امام یا کسی مفتی وغیرہ کا نام لے کر کوئی مسئلہ بیان کرے اور وہ مسئلہ غلط ہو تو بجائے کسی پر بھی اعتراض کرنے کے صرف درست مسئلہ بتادیں اور پوچھنے والے کو یہی کہیں کہ آپ کو سننے میں خطا ہوئی ہوگی، مسئلہ یوں نہیں یوں ہے، کسی سنی مفتی، عالم یا سابقہ امام صاحب پر اعتراضات و تنقید کا حصہ نہ بنیں۔

یہ کتاب دعوت اسلامی کی ویب سائٹ
www.dawateislami.net
سے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے خود بھی پڑھئے
اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار

مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے، ذیل میں اس حوالے سے چند مدنی پھول پیش کئے جارہے ہیں۔

❁ پیارے امام صاحبان! یادرکھئے کہ مسجد میں نمازِ باجماعت پڑھانے کے بعد آپ کا سب سے اہم اور بڑا مقصد مسجد کی آبادکاری ہونا چاہئے اور مسجد کی آبادکاری نمازیوں سے ہوتی ہے، اس لئے امام صاحب کو چاہئے کہ اپنے درس و بیان اور ملاقات میں نماز کا ذِکْر کرنے کی کوشش کریں، دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ سے فارغُ التّحصیل ایک مدنی اسلامی بھائی جو کراچی کی ایک جامع مسجد میں امامت و خطابت کی خدمت سرانجام دیتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ ہماری مسجد میں نمازیوں کی تعداد بہت کم تھی، فجر میں بمشکل ایک صف ہوتی جبکہ دیگر نمازوں میں ایک سے ڈیڑھ صف تک نمازی ہوتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں جہاں جہاں بیان کا موقع ملا، نماز کو عشقِ رسول کی تکمیل کے طور پر بیان کیا، اسلامی بھائیوں کو نمازِ باجماعت کی ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہماری مسجد میں فجر کے نمازی تین سے چار صفوں تک ہونے

لگے اور عام نمازوں میں بھی تین گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو اُن کی اس کارکردگی کا علم ہوا تو بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔

❁ امام صاحب کی کوشش ہونی چاہیے کہ وہ علاقے میں دینی شعور بیدار کرنے کی تدبیریں کریں اور عملی طور پر بھی لوگوں میں شوق و جذبہ پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اگر ائمۂ مساجد چاہیں تو اپنے منصب کو استعمال کرتے ہوئے علاقے میں دینی ہلچل پیدا کرسکتے ہیں، گلی محلے میں کھلم کھلا ہونے والے گناہوں کو روک سکتے ہیں، وہ بچّوں کو اپنی اولاد کے درجے میں رکھ کر شفقت کا معاملہ کریں، نوجوانوں کو بھائی سمجھ کر نرمی و خیر خواہی کا پہلو اپنائیں، بوڑھوں کو باپ کا درجہ دیتے ہوئے اِکرام کریں، اس منصب کا تقاضا یہ ہے کہ اِمامت کو محض نوکری کی نظر سے نہ دیکھیں، بلکہ یہ اہم دینی ذمّہ داری ہے، ملنساری اور ہمدردانہ رویّہ کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ لوگ ان کے گرویدہ ہوجائیں۔

❁ جس شخص پر امامت کی ذمّہ داری عائد ہو اسے چاہئے کہ اسے پوری اہمیت دے۔ حسبِ استطاعت اس کا حق ادا کرے تو یقیناً اس کے لئے اس میں اجرِ عظیم ہے۔ مقتدیوں کے انفرادی اور اجتماعی حالات کا خیال رکھے۔ انہیں پریشانی اور مشکل میں نہ ڈالے۔ انہیں اپنی طرف راغب کرے، مُتَنَفِر نہ کرے۔ نماز پڑھانے کا انداز بھی نمازیوں کو قریب لانے یا مُتَنَفِّر کرنے کا سبب بن سکتا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین اور اسلافِ اُمّت کے ملفوظات سے ایسی راہنمائی ملتی ہے کہ اِمامت میں کیا انداز ہونا چاہئے۔ امام کو چاہئے کہ نمازیوں کی طبیعت، صحّت اور عمر کا

لازمی لحاظ رکھے، اگر کوئی ضعیف یا بیمار نماز میں شامل ہو تو نماز کو کچھ مختصر کرے یعنی قِراءَت کم کرے، اگر کسی نمازی کے لئے زیادہ دیر بیٹھنا دشوار ہو تو قَعدَہ میں تَشَہُّد اور دُرود شریف وغیرہ بہت زیادہ آہستہ رفتار سے نہ پڑھے بلکہ کچھ ایسے جلدی پڑھے کہ تلفظ بھی دُرست ادا ہو جائیں اور نمازی کو زیادہ دیر بیٹھنے کی دشواری بھی نہ ہو، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور ضعیفُ العُمر بھی ہوتے ہیں اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے نماز لمبی کرے۔(بخاری،2/252،حدیث:703) ایک اور روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں جو شخص لوگوں کی اِمامت کرائے وہ اختصار سے کام لے کیونکہ ان میں ضعیف بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔(بخاری،2/252،حدیث:704)

نماز میں تخفیف سے مراد ایسی نماز ہے جو مختصر بھی ہو اور اس کے ارکان، واجبات اور سُنَن مکمل بھی ہوں، یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ نماز کے ارکان ہی پورے ادا نہ ہوں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ہلکی نماز (یعنی تخفیف) سے یہ مراد نہیں کہ سنتیں چھوڑ دیں یا اچھّی طرح ادا نہ کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ نماز کے ارکان دراز نہ کرے بقدرِ کفایت ادا کرے جیسے رکوع سجدے کی تسبیحیں تین بار کہے۔(مراٰۃ المناجیح،2/203)

الغرض! امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقتدیوں کی طبیعت و صحّت کا خیال رکھتے ہوئے مکمل اور صحیح نماز پڑھائے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہدایات پر عمل کرے۔

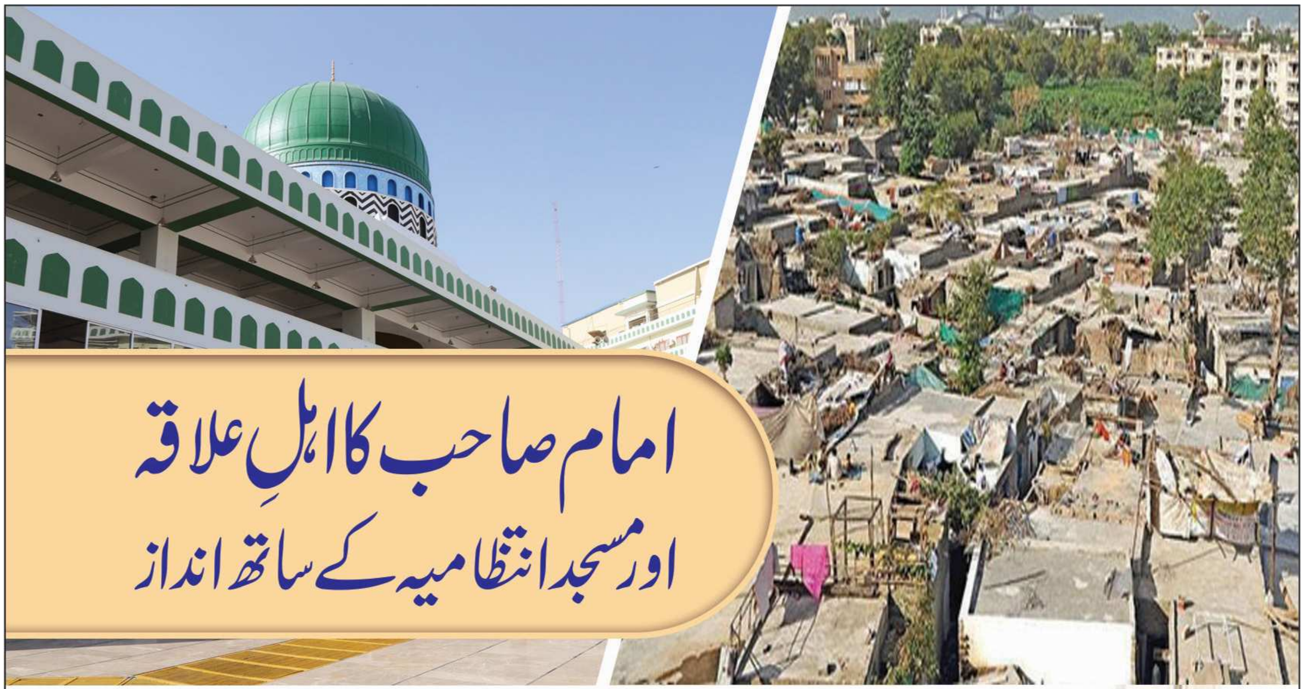

امام صاحب کا اہلِ علاقہ اور مسجد انتظامیہ کے ساتھ انداز

❁ امامِ مسجد کو علاقے میں بالکل غیر جانبدار ہو کر رہنا چاہئے، کسی بھی سیاسی پارٹی وغیرہ کا نہ تو حصہ بنے اور نہ ہی کسی قسم کی جانبداری سے کام لے۔ کبھی بھی کسی سیاسی پارٹی یا گروپ وغیرہ کو سپورٹ کرنے کی بات نہ کرے کہ ایسا کرنے سے بعض لوگ تو امام صاحب کے قریب آجائیں گے لیکن بقیہ سب مخالفت کا نشانہ بنائیں گے، خطابات میں ملکی اور علاقائی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہی گفتگو کریں۔

❁ امام صاحب کو چاہئے کہ مسجد کے انتظامی معاملات میں غیر ضروری مداخلت نہ کریں، مسجد انتظامیہ کسی پہلو سے شرعی راہنمائی طلب کرے تو بیان کر دیں یا کوئی خلافِ شریعت کام ہوتا ہوا دیکھیں تو سمجھا دیں، ہر معاملے میں دخل دینے یا بات نہ مانے جانے کی صورت میں ہرگز نہ اُلجھیں۔

❁ محافل، بڑی راتوں، اعتکاف اور دیگر مواقع پر مسجد، انتظامیہ اور نمازیوں کو وقت دینے کی عادت ہونی چاہئے، ہر موقع پر "میرے پاس وقت نہیں" کا پہاڑا پڑھنے والے امام صاحبان مساجد میں بہت کم کامیاب ہوتے ہیں۔

❁امام صاحب اگرچہ غیر حاضریوں کی صورت میں اپنی تنخواہ سے کٹوتی کرواتے ہوں لیکن یاد رکھئے کہ جو کٹوتی انتظامیہ اور مُقتدیوں کے دِلوں میں ہوتی رہتی ہے اس کا مُداوا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے، نمازوں میں غیر حاضر رہنے والے امام صاحب سے اکثر مقتدی نالاں ہوتے ہیں، اور پیٹھ پیچھے چہ مگوئیاں بھی جاری رہتی ہیں، نتیجۃً امام صاحب کو الوداع کر دیا جاتا ہے۔

❁امام اور مقتدیوں کے درمیان مَحبّت و پیار کی فضا ضروری ہے تاکہ نیکی و تقویٰ میں باہم تعاون ہو۔ خواہش پرستی اور شیطانی اغراض کی اِتّباع میں اگر کینہ و بُغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے مقتدیوں کے جائز مطالبات کا احترام کرے۔ اگر مقتدی اپنے گھر محفل میں شرکت کرنے، ایصالِ ثواب کرنے، کسی مثبت موضوع پر درس و بیان کرنے کا مُطالبہ کریں تو مناسب انداز میں قبول کر لینا چاہئے، اسی طرح مقتدیوں کی ذمّہ داری ہے کہ وہ امام کے حقوق کا خیال رکھیں اور ان کی عزت و احترام دوسروں سے بڑھ کر کریں۔

❁کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو امام صاحبان کے ساتھ بہت ہمدردی دکھاتے ہیں، ہر بات میں تائید کرتے ہیں، بات بات پر امام صاحب کی تعریفیں کرتے ہیں اور کچھ ہی عرصہ بعد امام صاحب سے پیسے ادھار مانگتے ہیں، ایک دو بار تو پیسے مانگ کر لوٹا دیں گے، اس کے بعد عموماً نظر نہیں آتے۔ ایسوں سے محتاط رہنا چاہئے۔

❁مقتدی اکثر خوشی و غمی کے موقع پر امام صاحب کی شرکت سے خوش ہوتے ہیں، اس لئے چاہئے کہ اگر کوئی کسی خوشی کے موقع پر دعوت دے تو مناسب صورت میں ضرور جائے، کوئی نمازی بیمار ہو جائے تو عیادت کیلئے جائے، اسی طرح اگر علاقے

میں کوئی میّت ہو جائے بِالخصوص کسی نمازی یا اس کے رشتے دار کا انتقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ اور کفن دفن کے معاملات میں ضرور شرکت کرنی چاہئے، یہ عمل جہاں سوگواروں کیلئے دِلجوئی کا سبب ہو گا وہیں امام صاحب کی قدر بھی لوگوں کی نظر میں بڑھے گی۔

❁ نمازِ باجماعت کے بعد کئی لوگ بچّوں کو دَم کروانے کے لئے آجاتے ہیں۔ امام صاحب اگر باقاعدہ اَوراد و وَظائف اور عملیات نہ بھی کرتے ہوں تو بھی مختصر اَوراد جیسے "دُرودِ پاک"، "یاسَلامُ" یا "سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس" پڑھ کر دَم کر دینا چاہئے۔

پیارے امام صاحبان! آپ کا منصب، ذمّہ داری اور اس منصب کی نزاکت ہر شعبہ و فیلڈ سے جدا ہے، آپ کا کردار و گفتار، رہن سہن، اخلاق، اندازِ زندگی، حُسنِ معاشرت غرض یہ کہ ہر اُٹھنے والا قدم مسجد، منبر و محراب، دینِ اسلام اور اسلامی اقدار کا محافظ ہونا چاہئے، اللہ کریم تمام امام صاحبان کو دینِ اسلام کی خدمت کا فریضہ احسن انداز میں جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے علمی و تحقیقی سلسلے

فریاد	تفسیرِ قراٰنِ کریم	حدیث شریف اور اس کی شرح
العلم نور	اسلامی عقائد و معلومات	مدنی مذاکرے کے سوال جواب
دارالافتاء اہلِ سنّت	امیرِ اہلِ سنّت کے پیغامات	بزرگانِ دین کے مبارک فرامین
کچھ نیکیاں کمالے	کیسا ہونا چاہئے؟	باتیں مِرے حضور کی
احکام تجارت	بزرگوں کے پیشے	اشعار کی تشریح
آخر درست کیا ہے؟	سیرتِ صحابہ و بزرگانِ دین	صحت و تندرستی
اسلامی بہنوں کے لئے تربیتی مضامین	دنیا بھر سے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی اپ ڈیٹ	

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ان سلسلوں کے تحت ہر ماہ 40 سے زائد مضامین کا مطالعہ کرنے کے لئے آپ بھی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے خریدار بنئے بلکہ اس کی سالانہ بکنگ کروالیجئے، آپ کو ہر ماہ گھر بیٹھے مل جایا کرے گا نیز سابقہ شمارے بھی مکتبۃُ المدینہ سے طلب کئے جاسکتے ہیں اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ بھی کرسکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی اینڈرائیڈ موبائل ایپلیکیشن (Application) بھی MAHNAMA Faizan-e-Madina کے نام سے لانچ ہوچکی ہے جس میں سابقہ تمام شمارے PDF اور یونیکوڈ کی صورت میں پڑھنے، کاپی کرنے اور سرچ کرنے کی سہولت بھی موجود ہے، یہ اپیلی کیشن پلے اسٹور سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے اور خوب علمِ دین حاصل کیجئے۔